کتابوں کا ایک پارسل میں نے اور بھجوایا ہے۔اس میں خاصی تعداد میں کتابیں ہیں۔آپ بھی پڑھیے گا اور احباب کو بھی دکھا دیجیے کہ اردو کے طالب علم بھی پڑھ لیں تو اچھا ہے۔ چند کتابیں پریس میں ہیں۔چھپ جائیں گی تو بھیجوں گا۔
امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔

خیر طلب
عبادت بریلوی

۶۔ علی احمد جلیلی (ڈاکٹر)

ڈاکٹر علی احمد جلیلی، استاد شاہ حضرت جلیل حسن جلیلؔ کے فرزند ارجمند تھے۔جنھیں آصف جاہ سادس [۱] نے ''جلیل القدر'' اور آصف جاہ سابع [۲] نے فصاحت جنگ اور ''کامل الفن'' کے القاب سے نوازا تھا۔علی احمد جلیلی نے اگرچہ شعرو ادب کا ذوق ورثے میں پایا تھا لیکن اردو دنیا میں ان کی شہرت اور مقبولیت محض اس وجہ سے نہیں کہ وہ استاد شاہ کے بیٹے تھے بلکہ موصوف نے اپنا ادبی مقام ذاتی محنت، مشق و مزاولت، مطالعے کی وسعت، شاعرانہ بصیرت اور محققانہ و ناقدانہ صلاحیتوں سے حاصل کیا تھا۔حضرت جلیل کے فرزند ہونے کے ناطے عیش و آسودگی کی زندگی بسر نہیں کی۔ راقم نے ہمیشہ انھیں معمولی شیروانی اور پاجامہ زیب تن کیے سائیکل چلاتے راہ سے گزرتے ہوئے دیکھا ہے۔وہ دھان پان قسم کے آدمی تھے۔منکسر المزاجی اور کم آمیزی ان کی شخصیت کا خاصا تھا۔ان کی نرم گفتاری اور ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرنے کا انداز دلوں کو موہ لیتا تھا۔

جلیلی صاحب ۲۲؍جون ۱۹۲۱ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے، میٹرک کا امتحان کامیاب کرنے کے بعد انٹرمیڈیٹ ۱۹۳۵ء میں سٹی کالج سے کیا۔بی۔اے کی سند انھوں نے جامعہ عثمانیہ سے ۱۹۴۰ء میں حاصل کی۔بی۔اے کی تعلیم کے دوران ڈاکٹر حفیظ قتیل [۳]، عابد علی خاں [۴]، محبوب حسین جگر [۵] ان کے ہم جماعت تھے۔علی احمد جلیلی نے اپنی ملازمت کا آغاز ۱۹۴۵ء میں محکمہ تعلیمات میں ایک مدرس کی حیثیت سے کیا۔محبوب نگر میں وہ تقریباً ۲۲ سال تک فوقانیہ اور ہائی اسکول میں مدرس اور صدر مدرس کی خدمات انجام دیتے رہے اور اسی محکمے سے انسپکٹر آف اسکولس کے عہدے پر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ریٹائر ہونے کے بعد ۱۹۹۱ء میں جامعہ عثمانیہ سے فصاحت جنگ جلیل کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ ۱۳؍اپریل ۲۰۰۵ء کو وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

جلیلی صاحب کو شعر گوئی اور نثر نگاری دونوں میں مہارت حاصل تھی۔ان کی دس ادبی اور تحقیقی کتابوں کے علاوہ سات شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

شعری مجموعے : نقش قدم۔شہر تمنا۔منظر منظر۔لہو کی آنچ۔ذکر حبیبؐ (نعتیہ مجموعہ)

نثری تصانیف : نئی غزل میں منفی رجحانات۔غالب ایک مطالعہ، جدید اردو غزل پر ہندی کے اثرات۔فصاحت جنگ جلیل۔

اردو کا عروض علی احمد جلیلی کی زندگی ہی میں ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ایک جلسہ اپریل ۲۰۰۰ء میں محبوب نگر میں منعقد ہوا تھا۔اس سلسلے میں ''آبروئے قلم'' کے عنوان سے ایک ساونیر بھی شائع ہوا۔انھوں نے اپنی شعری اور ادبی خدمات کے سلسلے میں متعدد ایوارڈ حاصل کیے جن میں ماہ نامہ ''نقوش'' ایوارڈ برائے شاعری ۱۹۸۹ء، اندرا گاندھی نیشنل یونٹی ایوارڈ ۱۹۹۵ء اور آندھرا پردیش کا سب سے بڑا مخدوم ایوارڈ قابل ذکر ہیں۔

ڈاکٹر علی احمد جلیلی خاکسار کے استادِ سخن تھے۔ اگرچہ ان کا دولت کدہ "جلیل منزل" میری رہائش گاہ سے بہت قریب تھا تاہم راقم کو موصوف سے ملاقات کے بہت کم مواقع میسر آئے ہیں۔ میں اپنا کلام انھیں بذریعہ ڈاک یا اپنے شاگرد رشید ڈاکٹر سید عباس متقی کے ذریعے بھیجا کرتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے تلامذہ میں احقر کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ جب ان سے میرا، اپنے کلام پر اصلاح کا سلسلہ ختم ہوگیا تھا تب بھی میں ان سے بعض علمی وادبی مسائل پر مشورہ کیا کرتا تھا۔ میرے ہاں علی احمد جلیلی صاحب کے آٹھ خطوط محفوظ ہیں۔

(۱)

۷/اکتوبر ۹۶ء ڈاکٹر علی احمد جلیلی

جلیل منزل 22-1-733/1، سلطان پورہ، حیدرآباد۔500024

مکرمی محمد علی اثر صاحب۔ سلام مسنون۔

خطوط ملے۔ آپ نے میری شریک حیات کے سانحے پر جو تعزیت کی ہے اس سے مجھے تسلی ہوئی۔ شکریہ۔

مرسلہ غزل دیکھ کر واپس کرتا ہوں۔ کہیں کہیں کچھ الفاظ بدل دیے ہیں۔ باقی اشعار درست و چست ہیں۔

ڈاکٹر زور پر جو نظم آپ نے کہی تھی اس کے ایک شعر کو غالباً میں نے اس طرح بدلا تھا۔ "حق میں اردو کے یقیناً وہ مبارک تھی گھڑی؛ جبکہ ایوان کے سب کام سنبھالے ہوں گے"، لیکن سیاست میں یہ شعر یوں چھپا ہے۔

حق میں اردو کے یقیناً وہ مبارک تھی گھڑی   جب وہ ایوان کے سب کام سنبھالے ہوں گے

فعل سنبھالنا متعدی ہے اسلئے فاعل کے ساتھ علامت فاعل نے کا استعمال ضروری ہوجاتا ہے۔ فاعل کو حذف کرنے سے جواز کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں تک مجھے خیال ہے۔ میں نے فاعل کو حذف کر دیا تھا۔ موجودہ صورت میں 'وہ' کی موجودگی سے مصرع قابل اعتراض ہوجاتا ہے۔ وہ کے بجائے انھوں نے کہنا پڑتا ہے جس کی مصرع میں گنجائش نہیں۔ آپ مجھے لکھیں تاکہ خلش دور ہو۔! باقی خیریت

علی احمد جلیلی

(۲)

۹/دسمبر ۹۶ء ڈاکٹر علی احمد جلیلی

جلیل منزل 22-1-733/1، سلطان پورہ، حیدرآباد۔500024

مکرمی جناب محمد علی اثر صاحب۔ سلام مسنون

آپ کا کلام دیکھ کر واپس کرتا ہوں۔ سب اشعار درست و چست ہیں۔ کہیں کہیں کچھ رد و بدل کیا۔

فاطمی صاحب! کا جو مضمون "ہماری زبان" میں چھپا ہے اس کا بہت سارا مواد انھوں نے میری کتاب "فصاحت جنگ جلیل" سے ہی حاصل کیا ہے۔

باقی خیریت۔ امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

علی احمد جلیلی

(۳)

۲۹/جنوری ۹۷ء ڈاکٹر علی احمد جلیلی

جلیل منزل 22-1-733/1، سلطان پورہ، حیدرآباد۔500024

مکرمی جناب اثر صاحب۔ سلام مسنون

آپ کی تازہ تحقیق کا انتظار رہے گا۔ میرا شعری مجموعہ ''لہو کی آنچ'' شائع ہوگیا ہے۔ عباس متقی کا انتظار ہے۔ وہ آپ کو میری کتاب پہنچادیں گے۔

غزلیں دیکھ کر واپس کرتا ہوں۔ دونوں درست و چست ہیں، کہیں کہیں ایک دو لفظ تجویز کر دیے ہیں۔

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

(۴)

۱۸/مارچ ۹۷ء ڈاکٹر علی احمد جلیلی

جلیل منزل 22-1-733/1، سلطان پورہ، حیدرآباد۔500024

مکرمی جناب اثر صاحب۔ سلام مسنون

خط ملا اور غزل بھی۔ غزل میں نے بغور دیکھ لی۔ اشعار سب اچھے ہیں۔ بعض مصرعوں میں کچھ تبدیلیاں کردی گئیں۔

عباس متقی صاحب کے ذریعہ آپ کی کتاب موصول ہوئی۔ اس تحفہ کا شکریہ۔ کتاب ''نوادرات تحقیق'' یقیناً نادر ہے۔ آپ نے جس خلوص' دیدہ ریزی اور جس عمق کے ساتھ تحقیقی مراحل طے کیے ہیں وہ قابل داد ہیں۔

آپ ہی کا شعر اس تحریف کے ساتھ دہراتا ہوں۔

محققین کی تاریخ جب لکھے گا کوئی آثر کا نام بھی شامل کتاب میں ہوگا

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

علی احمد جلیلی

(۵)

۲۹/مئی ۱۹۹۷ء ڈاکٹر علی احمد جلیلی

جلیل منزل 22-1-733/1، سلطان پورہ، حیدرآباد۔500024

محبی ڈاکٹر آثر صاحب۔ سلام مسنون

غزل دیکھ کر واپس کرتا ہوں۔ چند مصرعوں کو چست کردیا ہے۔ روزنامہ سیاست میں آپ کی جو غزل شائع ہوئی ہے اس کے ایک مصرع ایک قطرہ میں منور تھے مرے ذات وصفات

کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ بعض احباب کا اعتراض یہ ہے کہ ''ذات اور صفات دونوں مونث ہیں اس لئے ''منور تھی مری ہونا چاہئے''۔ اعتراض درست نہیں۔

جن دنوں میں ''ابوالکلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' میں ''اردو انسائیکلو پیڈیا'' کی ادارت سے وابستہ تھا، میرا کام صحت زبان کی جانچ تھا۔ اس وقت بھی یہی مسئلہ پیدا ہوا تھا تو میں نے جمع مذکر کی تائید کی تھی اور تائید کے ثبوت میں حضرت جلیل کی مشہور تالیف ''تذکرو تانیث'' پیش کی تھی۔ ابتدائی صفحات کے فقرہ (۴) کی عبارت یوں ہے۔

''عربی لفظ جو مونث مستعمل ہے اگر بقاعدہ عربی جمع ہو تو اس کو جمع مذکر بولتے ہیں مثلاً کیفیت سنی گئی، کیفیات سنے گئے۔ (دلیل) دلائل قائم کئے۔ اشیا خریدے گئے۔

تمام ثقات دہلی و لکھنو کا اسی پر عمل درآمد ہے اور یہی زبان ہے، فی زمانہ بعض اخباروں اور رسالوں میں اس کے برخلاف لکھا دیکھا جاتا ہے۔ یہی کیفیات سنی گئیں۔ صفات پائی گئیں لکھتے ہیں۔ یہ دراصل ناواقفیت کا باعث ہے۔''

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔

علی احمد جلیلی

(۶)

ڈاکٹر علی احمد جلیلی — ۱۹/اگست ۹۷ء

جلیل منزل 22-1-733/1، سلطان پورہ، حیدرآباد۔500024

مکرمی محمد علی اثر صاحب۔ سلام مسنون

خط ملا۔ میں نے نعت شریف بھی بغور دیکھ لی اور غزلیں بھی۔ کہیں کہیں ترمیم کے ذریعے مصرعوں کو چست کر دیا ہے۔

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔

علی احمد جلیلی

(۷)

ڈاکٹر علی احمد جلیلی — ۲۹/دسمبر ۱۹۹۷ء

جلیل منزل 22-1-733/1، سلطان پورہ، حیدرآباد۔500024

مکرمی محمد علی اثر صاحب۔ سلام مسنون

حرمین شریفین کی زیارت پر آپ کی مبارکباد ملی۔ شکریہ۔ یہ خدا کا فضل تھا کہ اس نے سعادت کا یہ شرف مجھ گناہگار کو بخشا۔ خدا سب کو اس سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔ یہی میری بھی دعا ہے۔

باقی خیریت۔

علی احمد جلیلی